کلیان سنگھ

بنام

ریاست مدھیہ پردیش

21 نومبر 2006

(ایس۔بی۔سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ۔378-ٹرائل جج کے ذریعے بری ہونے کا فیصلہ-عدالت عالیہ کے ذریعے اپیل میں اُلٹ دیا گیا-منعقد-چیلنج میں واپس لیا گیا: حقائق پر، ٹرائل عدالت کے نقطہ نظر کو مکمل طور پر غیر مستحکم نہیں کہا جا سکتا-چونکہ حقیقت کی صورتحال کے حوالے سے، دو نظریات ممکن ہیں، عدالت عالیہ کو ٹرائل جج پینل کوڈ، 1860-دفعہ 302/34 کے ذریعے منظور کیے گئے بری ہونے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔

استغاثہ کے مطابق، اپیل کنندہ سمیت تمام ملزموں نے متوفی کو گھیر لیا جہاں اپیل کنندہ کی حوصلہ افزائی کے بعد دوسرے ملزموں میں سے ایک نے متوفی پر گولی چلا دی جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔

ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ کے گواہوں اور ملزم افراد کے درمیان دشمنی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ کو شک کا فائدہ دیا جانا چاہیے اور یہ کہ استغاثہ کے گواہ اپیل کنندہ کے مضمرات کے لحاظ سے قابل

اعتماد نہیں تھے۔اس کے مطابق اسے بری کر دیا گیا۔تاہم، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹرائل جج کے نتائج مسخ شدہ اور ریکارڈ کے منافی ہیں اوراسی کے مطابق اپیل کنندہ کو بری کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا۔اسے آئی پی سی کی دفعہ 302/34 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1۔ بدقسمتی سے عدالت عالیہ نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا کہ ٹرائل جج نے مذکورہ گواہوں کے شواہد کا بڑی تفصیلات میں تجزیہ کیا اور اس میں تضاد پایا۔عدالت عالیہ معاملے سے نمٹتے ہوئے، ایسے مقدمے کا فیصلہ کرنے میں مناسب ٹیسٹ کا اطلاق کرنے میں ناکام رہی جہاں بری ہونے کا فیصلہ ریکارڈ کیا گیا ہو۔ٹرائل جج کے خیالات کو مکمل طور پر غیر مستحکم نہیں کہا جا سکتا۔اب یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ اگر دو نظریات ممکن ہیں تو اپیلٹ عدالت عام طور پر بری ہونے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرے گی۔ یہاں تک کہ اگر عدالت عالیہ ٹرائل عدالت کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے بری ہونے کے فیصلے کو الٹ دیتی ہے، تو بھی عدالت عالیہ پر یہ لازمی ہے کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی دو نظریات ممکن نہیں ہیں۔فوری کیس کی حقیقت کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے، چونکہ دو نظریات ممکن ہیں، عدالت عالیہ کو ٹرائل جج کے ذریعے بری کیے جانے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔(251-ایچ؛ 252-اے-سی)

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: 2006 کی فوجداری اپیل نمبر 819۔

فوجداری اپیل نمبر 236/1992 میں مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ (گوالیار بنچ) کے حتمی فیصلے اور حتمی حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ڈاکٹر کیلاش چند، وجے پرتاپ سنگھ اور لاکھن سنگھ چوہان۔

مدعاعلیہ کے لیے وشوجیت سنگھ، فلیمون نونگبری اور وبھادت ماکھیجا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا

حکم

یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے یہ عرضی مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے منظور کردہ ایک فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جس کے تحت اور جہاں ریاست کی طرف سے پیش کردہ مجرمانہ اپیل کے تحت تین ملزم افراد یعنی گلاب سنگھ، اشوک کمار اور کلیان سنگھ کے خلاف ٹرائل جج کی طرف سے بری حکم پر سوال اٹھایا گیا تھا، جزوی طور پر اجازت دی گئی تھی اور یہاں اپیل کنندہ کو مجموعہِ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت مبینہ جرم کا مرتکب قرار دیا گیا تھا۔ تاہم عدالت عالیہ نے مذکورہ فیصلے کی وجہ سے بدھ سنگھ کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا جسے فاضل ٹرائل جج نے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا تھا۔

یہ واقعہ 31.7.1989 پر شام تقریبا 4.30 بجے پیش آیا۔ پہلا مخبر گیان سنگھ، جو متوفی کا بھائی ہے، دنگل سنگھ یادو کے کنویں پر نہانے گیا تھا۔ مبینہ طور پر گیان سنگھ، جو نہانے کے لیے کنویں پر آ رہا تھا، نے دیکھا کہ اس کا بھائی اپنے جسم پر صابن سے نہا رہا تھا جب بدھ سنگھ بور ڈبل بیرل رائفل سے لیس تھا، کلیان سنگھ 12 بور ڈبل بیرل رائفل سے لیس تھا، اشوک یادو کلیان اور گلاب کی ٹوپیدار رائفل سے لیس تھا اور رائفلوں سے لیس دشرتھ موقع پر پہنچے اور کنویں کو گھیر لیا۔ یہاں اپیل کنندہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک نصیحت کی تھی جہاں بدھ نے درگا سنگھ راوت (متوفی) پر پیچھے سے گولی چلائی جس

کے نتیجے میں اس کی موت ہوگئی۔ فاضل ٹرائل جج نے استغاثہ کی کہانی کے اس حصے پر یقین نہیں کیا جس میں کلیان سنگھ، اشوک کمار اور گلاب سنگھ کو شامل کیا گیا تھا، اس بنیاد پر کہ گیان سنگھ (پی ڈبلیو-1) اپنے بیان میں کلیان سنگھ نے کہا: "ہٹ سیل مین" "اسے فرار نہیں ہونا چاہیے"، لیکن منالال کا بیان (پی ڈبلیو-2) یہ ہے کہ کلیان سنگھ نے بدھ سنگھ سے کہا: "ہٹ سیل مین، اور اس طرح پی ڈبلیو-1 اور پی ڈبلیو-2 کے بیانات کے درمیان تضاد تھا۔

فاضل ٹرائل جج نے رائے دی کہ استغاثہ کے گواہوں اور ملزموں کے درمیان دشمنی کو مدنظر رکھتے ہوئے کلیان سنگھ کو شک کا فائدہ دیا جانا چاہیے کہ اس نے نصیحت کی تھی۔ اس کے بعد فاضل ٹرائل جج نے شواہد اور استغاثہ کے گواہوں کے بیان پر تبادلہ خیال کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ مذکورہ کلیان سنگھ کے مضمرات کے مقابلے میں یہ قابل اعتماد نہیں تھا۔

ٹرائل جج نے خاص طور پر اس کا نوٹس لیا:

" ملزم کے فاضل وکیل کی یہ دلیل ہے کہ اس ثبوت کی حمایت میں استغاثہ نے رام پرساد پی۔ ڈبلیو۔3، جگدیش سنگھ پی۔ڈبلیو۔4، سوگھر سنگھ پی۔ڈبلیو۔5 اور سنتوش سنگھ پی۔ڈبلیو۔6 کی جانچ کی لیکن یہ ان گواہوں میں سے کسی کا بیان نہیں ہے کہ گیان سنگھ یا منالال نے انہیں بتایا کہ واقعہ کے وقت کلیان سنگھ نے بدھ سنگھ سے کہا تھا کہ 'ہٹ سیل مین، اسے فرار نہیں ہونا چاہیے'۔ لہذا رام پرساد پی۔ ڈبلیو۔3، جدگدیش پی۔ڈبلیو۔4، سوگھر سنگھ پی۔ڈبلیو۔5 اور سنتوش سنگھ پی۔ڈبلیو۔6 گیان سنگھ اور منالال کے اس بیان کی حمایت نہیں کرتے کہ کلیان سنگھ نے بدھ سنگھ سے کہا تھا کہ 'ہٹ سیل مین، اسے فرار نہیں ہونا چاہیے'۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلیان سنگھ وہاں واقعے کے وقت موجود نہیں تھے۔"

تاہم، عدالت عالیہ نے مذکورہ نتائج کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ فاضل ٹرائل جج کے نتائج مسخ شدہ

اور ریکارڈ کے منافی ہیں۔عدالت عالیہ نے گیان سنگھ اور اشوک کمار کو بری کرنے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کی۔عدالت عالیہ کے ساتھ واحد بنیاد جس کا وزن تھا وہ گواہوں کا بیان تھا جس کے بارے میں کلیان سنگھ نے بدھ سنگھ سے پوچھا: "سیل کو مار ڈالو، دشمن کو فرار نہیں ہونا چاہیے۔"

بدقسمتی سے عدالت عالیہ نے اس بات پر توجہ نہیں دی کہ فاضل ٹرائل جج نے مذکورہ گواہوں کے شواہد کا بڑی تفصیلات میں تجزیہ کیا اور اس میں تضادات پائے۔فاضل ٹرائل جج نے کہا کہ یہ دہرایا جائے گا کہ جہاں تک کلیان سنگھ کا تعلق ہے اس نے استغاثہ کے مقدمے کو قبول نہیں کیا اور اس بنیاد پر بھی کہ استغاثہ کے گواہوں کے بیانات جو کلیان سنگھ کے خلاف دشمنی سے نمٹائے گئے تھے۔

عدالت عالیہ اس معاملے سے نمٹتے ہوئے، ہماری سمجھی ہوئی رائے میں، اس معاملے کا فیصلہ کرنے میں مناسب ٹیسٹ کا اطلاق کرنے میں ناکام رہی جہاں بری ہونے کا فیصلہ ریکارڈ کیا گیا ہو۔فاضل ٹرائل جج کے خیالات کو مکمل طور پر غیر مستحکم نہیں کہا جا سکتا۔اب یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ اگر دو نظریات ممکن ہیں تو اپیلٹ عدالت عام طور پر بری ہونے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرے گی۔تاہم، ہمارا یہ قانون وضع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عدالت عالیہ، یہاں ایک معاملے میں بری ہونے کا فیصلہ زیر بحث ہے، ریاست کے استغاثہ کے ذریعے ریکارڈ پر لائے گئے شواہد میں نہیں جائے گی لیکن ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ اگر عدالت عالیہ ٹرائل عدالت کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے بری ہونے کے فیصلے کو الٹ بھی دیتی ہے، تو عدالت عالیہ پر یہ لازمی ہے کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ کوئی دو نظریات ممکن نہیں ہیں۔

لہذا، فوری کیس کی حقیقت کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ چونکہ دو نظریات ممکن ہیں؛ عدالت عالیہ کو فاضل سیشن جج کے ذریعے بری کیے جانے کے فیصلے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔اس لیے ہم متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔اپیل

کنندہ جیل میں ہے، اسے ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر کسی دوسرے معاملے کے سلسلے میں ضرورت نہ ہو تو اسے فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

بی بی بی   اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document